تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار
الفضل قادیان

جماعت احمدیہ قادیان کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۴۸ | مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۷ء | شنبہ | مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔

۹ دسمبر گیارہ بجے کے قریب مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ہمدرد کا تار اپنے بڑے بھائی صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب کے نام موصول ہوا۔ کہ وہ سیالکوٹ سے واپس لوٹتے ہوئے قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ اور تین بجے کے قریب معہ مولوی محمد عرفان صاحب قادیان پہنچے۔ جماعت کے معزز حضرات نے ان کا استقبال کیا۔ اگرچہ ان کے کھانے اور لیکچر کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے وہ چند گھنٹے سے زیادہ نہ ٹھہر سکے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام اسکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ بورڈنگ ہاؤس اور مقبرہ بہشتی دیکھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے چائے کی جو دعوت دی گئی۔ اس میں شریک ہوئے اس موقعہ پر حضور نے مولوی محمد علی صاحب سے فرمایا اگرچہ ہمیں آپ کے بعض خیالات سے اتفاق نہ ہو مگر ہم چاہتے ہیں کہ ہر قسم کے خیالات سے ہماری جماعت کے لوگ واقف ہوں۔ آپ یہاں لیکچر دیتے۔ مولانا نے فرمایا۔ انشاء اللہ پھر کسی وقت فرصت نکال کر آؤں گا۔ اور کچھ دن ٹھہروں گا۔ چائے نوشی کے بعد اسی دن آپ واپس تشریف لے گئے۔

۱۰ دسمبر جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ناظر اعلیٰ مسلم لیگ کے اجلاس میں شمولیت کیلئے دہلی روانہ ہو گئے۔

نہایت رنج و افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۱۰ دسمبر کی صبح کو جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی اہلیہ صاحبہ بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب حلیم لڑکی پیدا ہونے کے تھوڑی دیر بعد فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سالانہ جلسہ میں ہر احمدی کا شامل ہونا ضروری ہے

مردوں اور عورتوں کے جلسہ سالانہ کے پروگرام احمدی اصحاب اور خواتین پڑھ چکے ہوں گے۔ اور جنہوں نے ابھی تک ان کا مطالعہ نہیں کیا۔ وہ ضرور کریں اور جلسہ میں شمولیت کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا سوائے کسی خاص مجبوری کے جلسہ کے موقعہ پر آنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ اس اجتماع کے فوائد اور برکات سے حصہ لے سکے۔ اور اپنی روحانیت اور اخلاص میں اضافہ کر سکے۔ علاوہ ازیں ان لوگوں کو جو تا حال جماعت میں داخل نہیں۔ ساتھ لا کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اور جو اصحاب ابھی سے جلسہ میں شامل ہونے کی تیاری نہیں کریں گے۔ ممکن ہے۔ وقت پر انہیں مشکلات پیش آئیں اس لئے ابھی سے جلسہ پر آنے کے لئے انتظام مکمل کر لینا چاہیئے۔

آتے وقت ضرورت کے مطابق مناسب گرم بستر بھی ساتھ لانا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے چلتی ہو حتی الامکان گاڑی پر سفر کرنا چاہیئے۔ خصوصاً امرتسر سے بٹالہ تک کیونکہ اس موقعہ پر

جناب مفتی محمد صادق صاحب ڈھاکہ یونیورسٹی میں

مسلم ہال میں شاندار لیکچر

کلکتہ اور برہمن بڑیہ کے کامیاب لیکچروں کے بعد جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ۲ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو تین بجے کی ٹرین سے ڈھاکہ تشریف لائے۔ اور حسب قرارداد تھیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت مسلم ہال یونیورسٹی اوف ڈھاکہ میں بوقت شام ۶ بجے لیکچر انگریزی زبان میں بعنوان "اسلامی توقعات یورپ و امریکہ میں" ہوا۔ صدارت جناب ڈاکٹر عبد الستار صاحب صدیقی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (گوٹنجن) پرووسٹ آف دی مسلم ہال اور پروفیسر اینڈ ہیڈ اوف دی ڈیپارٹمنٹ اوف عربک اینڈ اسلامک سٹڈیز نے کی تقریر نہایت ہی دلچسپ اور موثر تھی سامعین جن کی تعداد پانسو کے قریب تھی مسلم پروفیسر صاحبان اور مسلم امیدواران اعلیٰ ڈگری پر مشتمل تھی۔ ہال بالکل خاموش تھا۔ اور سب کی آنکھیں مفتی صاحب کے چہرہ پر ٹکٹکی باندھے تھیں۔ دوران لیکچر میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے تجربات کی بنا پر فرمایا۔ کہ وہ ممالک غربیہ یورپ اور امریکہ میں مذہب اسلام کو پیش کرتے ہوئے کبھی شرمندہ نہیں ہوئے۔

عیسائیوں کی روزانہ زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ عیسائی اپنے روزانہ کاروبار میں عیسائیت کو خیرباد کہتے ہوئے اسلامی زرین اصول پر کاربند ہو رہے ہیں کیونکہ بغیر اسلامی اصول کے ان کے لئے چارہ ہی نہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو ایسے انداز سے پیش کیا۔ کہ سامعین میں سے ہر ایک کے دل میں اس حقیقت کی تلاش کی لہر پیدا کر دی۔

المختصر مفتی صاحب نے اپنی پر لطف اور حکیمانہ تقریر سے سامعین کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور ان کے دلوں میں سلسلہ احمدیہ کی خاص توقیر پیدا کر دی۔ خاتمہ تقریر پر صدر صاحب نے حضرت مفتی صاحب کا شکریہ پر جوش الفاظ میں ادا کیا۔ اور لیکچر سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور سب نے اور لیکچروں کی خواہش ظاہر کی۔

ہم احمدی ان احباب کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ جنہوں نے اس کار خیر کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔

خاکسار محمد علی انور

احمدیہ ہوسٹل کے متعلق اعلان

گزشتہ مجلس مشاورت میں احمدیہ ہوسٹل لاہور کے جاری رکھنے یا بند کر دینے کا سوال بھی زیر بحث آیا تھا۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے آخری فیصلہ یہ فرمایا تھا۔ کہ ہوسٹل کو امتحاناً ایک سال مزید جاری رکھا جائے۔ اور اس عرصہ میں یہ تجربہ کیا جائے۔ کہ وہ ترقی کرتا ہے یا نہیں۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے اس سال ہوسٹل پچھلے سال کی نسبت بہتر حالت میں ہے۔ اور بہت سے نقائص اور کمیوں کی اصلاح ہو رہی ہے۔ اگر کوئی صاحب ہوسٹل کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا اس کی ترقی کے لئے کوئی اصلاحی تجویز پیش کرنا چاہیں۔ تو باعث شکریہ ہوگا۔

مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جلسہ سالانہ کے پروگرام کا پوسٹر

جلسہ سالانہ کا جو پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اسے لاہور میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے ذریعہ بشکل پوسٹر چھپوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنے مقام کے لحاظ سے جس قدر پوسٹر ضروری سمجھیں خرچ بھیجکر حکیم صاحب موصوف سے جلد منگالیں۔ کیونکہ جلسہ کے انعقاد میں وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور حکیم صاحب کو بھی جب تک فوراً اطلاع نہ دی جائیگی۔ وہ چھپوا نہ سکیں گے حکیم صاحب کا پتہ یہ ہے:۔

ڈبی بازار۔ حویلی کابلی مل۔ لاہور

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو۔ وہاں پوسٹر چسپاں کرنے سے قبل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت لینا ضروری ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شکریہ

میں ان احباب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے میری اہلیہ کی علالت کے باعث مزاج پرسی کی۔ اور دعائیں کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مرض کو لاعلاج سمجھکر آپریشن کی اجازت نہ دی۔ اور اسے بے موقعہ قرار دیا۔ پس اب اور بھی ضرورت ہے۔ کہ احباب دعا فرمائیں۔ ہمارا خدا قادر ہے۔ اور اس کے کارخانے بار عجیب ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہزاروں علاج پیدا کر سکتا ہے۔ احباب سلسلہ اور بزرگان ملت سے [illegible]

ڈاکٹر زویمر کے لیکچر کا جواب

۴ر دسمبر کی شام کو۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ہال میں مشہور ڈاکٹر ایس ایم زویمر کا لیکچر حضرت مسیح پر ہوا جس میں لیکچرار صاحب نے قرآن مجید اور احادیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکچر کے ختم ہونے پر ان کی غلط بیانیوں کی تردید کے لئے مولوی عبد الغفار صاحب نے پریزیڈنٹ صاحب سے اجازت طلب کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ آپ ان سے پرائیویٹ طور پر گفتگو کر سکتے ہیں جس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا۔ مقرر صاحب نے مجمع کے سامنے غلط بیانیاں کی ہیں۔ مجھے بھی انہی حاضرین کے سامنے ان کی غلط بیانیوں کی تردید کی اجازت ملنی چاہیئے۔ تاکہ پبلک صحیح اور غلط کا خود فیصلہ کرے۔ مگر پریزیڈنٹ صاحب نے نہ مانا۔ اور کہا کہ انکی اس تقریر کے بعد آپ تقریر کریں۔ جس پر مولوی صاحب نے کہا کہ آپکی تقریر کے بعد مجمع منتشر ہو جائیگا۔ غرض اسی جھگڑے میں ہماری [illegible] تردید نہ کر دی [illegible]

جماعت احمدیہ کلکتہ نے ان کی تقریر کی غلط بیانیوں کے متعلق ایک مختصر سا ٹریکٹ زبان انگریزی میں چھپوا کر تیار کر لیا۔ جسے ڈاکٹر زویمر کے دوسرے لیکچر میں حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ یہ بہت ہی مفید اور معرکۃ الآرا ٹریکٹ ہے۔ اس کا نام

Jesus in the Holy Quran

A reply to Dr. S. M. Zwemer

ہے ہر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری تبلیغ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس ٹریکٹ کو کافی تعداد میں منگوا کر اپنے اپنے حلقوں میں ضرور تقسیم کرائیں۔ نمونہ کی کاپی ۱ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جا سکتی ہے۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ایک روپیہ میں ۲۵ کاپیاں دی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ:۔

Secretary Tabligh
Ahmadiyya Association
15 Princip Street
Calcutta

راقم خاکسار دوست محمد
اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ کلکتہ

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۷ء

موجودہ فتنہ کی حقیقت

بعض فتنہ پردازوں کی طرف سے جو ایک فوجداری مقدمہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے خلاف چند دن سے عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اخباروں میں غلط طریق سے خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اور بعض احباب نے خطوط کے ذریعہ بھی دریافت کیا ہے کہ اس فتنہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ قدیم سے الٰہی سلسلوں میں یہ خدائی سنت چلی آرہی ہے۔ کہ وہ گاہے گاہے مومنوں کے رستے میں امتحانات اور آزمائشیں رکھتا رہتا ہے۔ تاکہ سچے اور جھوٹے کمزور ایمان اور پختہ ایمان والوں میں امتیاز ہوتا چلا جائے۔ اسی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بھی اس کی ابتدائی تاریخ سے لیکر آج تک مختلف قسم کے فتنے اور خدائی امتحانات ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہر فتنہ اور ہر آزمائش کے وقت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا زیادہ سرعت اور زیادہ تنومندی کے ساتھ بڑھا ہے۔ اور کوئی آندھی اور طوفان اسے اس کی جگہ سے اکھیڑ نہیں سکا۔ شیطان نے ہر رنگ میں اور ہر بھیس بدلکر اور ہر راستے سے اس پر حملے کئے اور دشمن نے ہر موقعہ پر یہ سمجھا۔ کہ بس اب یہ اس کی آخری گھڑی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہے۔ ہر ایسی گھڑی میں سے (جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے واقعی موت کی گھڑی تھی) ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی رہی ہے۔ اور یہی اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ اصل امر کے متعلق کچھ کہا جائے۔ اپنے احباب سے یہ عرض کی جاتی ہے۔ کہ جس طرح ان کو اور بہت سے امتحانوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ اب بھی ایک امتحان ان کے سامنے ہے۔ اور ان کو اس امتحان کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ وہ ان خدائی انعامات سے حصہ پا سکیں۔ جو ہر آزمائش کے پیچھے مخفی رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس گروہ میں سے ثابت کر سکیں۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

ادھر ہم مخالفین سے یہ کہتے ہیں۔ کہ تم نے اتنا عرصہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کر کے دیکھ لیا۔ کہ وہ تمہارے مٹائے سے مٹنے والی چیز نہیں ہے۔ تم نے جتنا بھی اسے مٹایا اتنا ہی وہ بڑھا۔ اور پھولا اور پھلا۔ اور تم اُسے روک نہیں سکے اب ذرا تھوڑی دیر اور صبر سے کام لیکر اس فتنہ کا بھی انجام دیکھ لو۔ اگر سلسلہ کی ترقی رک گئی اور اس فتنہ نے اسے نیست و نابود کر دیا۔ اور خدائی قہر و غضب کی مار اس پر پڑی تو تمہاری مراد بر آئیگی اور تم سمجھ لینا کہ آخر کار تم ہی حق و راستی پر ثابت ہوئے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا اور یہ فتنہ بھی سلسلہ کی ترقی کو روک نہ سکا۔ اور خدائی نصرت بدستور اس کے ساتھ رہی۔ تو پھر اگر تمہارے اندر ذرا بھی شرم و حیا باقی ہے۔ اور تم نے مذہب کو ایک کھیل اور تماشا نہیں بنا رکھا تو تمہارا یہ اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جاؤ۔ اور خلیفۂ وقت کی کمان کے ماتحت خدائی فوج میں بھرتی ہو کر باطل کی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکل آؤ۔ اور ان اندرونی اور بیرونی فتنوں کے مقابلہ میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ۔ جو حق کے رستے میں خدائی سنت کے مطابق ظاہر ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد موجودہ فتنے کے متعلق یہ عرض ہے کہ مستری فضل کریم اور ان کے ہر دو پسران مولوی عبدالکریم اور محمد زاہد (جو موٹر ڈرائیور ہے) جن کے اخراج از جماعت کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ہوا ہے۔ اور جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور مولوی محمد امین خاں صاحب مبلغ بخارا اور ننیک محمد خاں صاحب کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری (حفاظت امن) اور دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند (اقدام قتل) مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ وہ چند سال سے اپنے وطن سے آکر قادیان میں مقیم ہوئے ہیں۔

وہ جماعت میں ملے جلے رہتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا۔ کہ ایک مقدمہ احمدیہ سٹور قادیان نے مستری فضل کریم کے خلاف محکمہ قضاء میں دائر کیا جس میں یہ شکایت تھی کہ مستری صاحب کچھ روپیہ جو انہوں نے سٹور سے لیا تھا۔ واپس نہیں کرتے۔ محکمہ قضاء نے جو جماعت کے انتظام کے ماتحت احمدیوں کے باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے قائم ہے۔ مستری فضل کریم کے خلاف سٹور کے حق میں ڈگری دی۔ اس پر مستری فضل کریم اور ان کے بیٹے بہت برافروختہ ہوئے۔ اور قضاء کے خلاف بہت کچھ برا بھلا کہا۔ اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس اس فیصلہ کی اپیل دائر کر دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے معاملہ کی تحقیق کر کے ماتحت قاضیوں کے فیصلہ کو بحال رکھا اور چونکہ مستری فضل کریم کی برافروختگی اور نازیبا طریق عمل کا ذکر مسل میں آچکا تھا۔ اس لئے حضرت صاحب نے فیصلہ کرتے ہوئے بڑے افسوس کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا کہ اس مقدمہ کی پیروی میں مستری فضل کریم کی طرف سے محکمہ قضاء کے خلاف نہایت نامناسب اور نازیبا طریق اختیار کیا گیا ہے جو بہت قابل افسوس اور قابل ملامت ہے۔ اور اسی طرح حضرت صاحب نے تحریر فرمایا۔ کہ روپے کی ادائیگی میں جو لیت و لعل انہوں نے کیا ہے۔ وہ بھی دیانت کے خلاف ہے۔ اور جو عذر وہ کرتے رہے ہیں۔ وہ بھی صرف ادائگی میں دیر کرنے کے لئے تھے۔ ورنہ ان میں کوئی حقیقت نہ تھی۔ حضرت صاحب کے اس فیصلہ پر مستری فضل کریم وغیرہ حضرت صاحب کے خلاف ہو گئے۔ اور اس وقت سے ان کی مخالفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور جیسا کہ قاعدہ ہے۔ جب ایک دفعہ ان کا قدم اکھڑا تو پھر اکھڑتا ہی چلا گیا اور ان کی طبیعت کا بعد بڑھتا ہی گیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد مستری فضل کریم نے اپنی دکان کو ترقی دینے کے لئے کچھ مالی امداد کی درخواستیں حضرت صاحب کی خدمت میں اور بعض ناظروں کے پاس پیش کیں لیکن بوجہ مالی تنگی کے ان کی امداد نہ کی جا سکی۔ اور اس پر ان لوگوں کو مزید ناراضگی پیدا ہوئی۔ اس عرصہ میں مستری فضل کریم کو اپنے نکاح ثانی کا خیال پیدا ہوا۔ اور انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں باصرار درخواست دینی شروع کی کہ میری شادی کا انتظام کرایا جائے۔ اور پھر اسی ضمن میں ان کو ایک خاص جگہ کے متعلق بہت خیال ہو گیا۔ کہ میری شادی وہاں ہو جائے۔ لیکن چونکہ وہ خاتون رضامند نہ تھی۔ اور نیز دونوں کے حالات میں بہت بڑا اختلاف تھا۔ اس لئے اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور کوئی دوسرا مناسب رشتہ بھی اس وقت نظر نہ آیا جس پر مستری فضل کریم کی برافروختگی بہت بڑھ گئی۔ اور اس پر خدائی تصرف کے ماتحت مزید بات یہ ہو گئی کہ اسی جگہ پر جہاں مستری فضل کریم کو اپنے رشتہ کا خیال تھا۔ ان کے داماد صاحب نے (جو گوردا سپور میں وکالت کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مخلصین میں سے ہیں) خود اپنی مرضی سے دوسری شادی کر لی اور اس طرح مستری فضل کریم کی لڑکی کی وہی خاتون سوت بن گئی جس کے متعلق ان کو خود خواہش تھی۔

اس واقعہ نے مستری فضل کریم اور ان کی اولاد کی آتش غضب کو خطرناک طور پر بھڑکا دیا۔ اور اس وقت سے وہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کے سخت معاند ہوگئے۔ اور اندر ہی اندر آپ کے خلاف طرح طرح کی کارروائیاں شروع کردیں۔ اور غیظ و غضب کے جوش میں آکر نہایت گندے اور کمینے اتہامات لگانے لگ گئے۔ اور اندر ہی اندر کمزور اور ناواقف لوگوں کو (جو کم و بیش ہر جماعت میں ہوتے ہیں) زہر آلود کرنا شروع کردیا۔ اور بالآخر غالباً بعض دوسرے لوگوں کی شہ پر انہوں نے یہ تجویز کی۔ کہ کوئی ایسی صورت نکالی جائے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو کسی فوجداری مقدمہ میں پھنسایا جائے۔ تاکہ انہیں عدالت کی آڑ میں اپنے گندے الزامات کو برملا بیان کرنے کا موقعہ مل جائے۔ چنانچہ ابھی حضرت صاحب شملہ میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ کہ ان لوگوں کی طرف سے اس قسم کی تیاری شروع ہوگئی تھی اور ہمیں بعض ذرائع سے اس بات کی خبر پہونچ گئی تھی۔ کہ عنقریب یہ لوگ کوئی فتنہ کھڑا کریں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے ۲۴ و ۲۵۔ اکتوبر کی درمیانی شب کو جماعت قادیان کے ایک مخلص شخص مولوی محمد امین خانصاحب مبلغ بخارا کے ساتھ جبکہ وہ نماز عشاء کے بعد اپنے گھر کو واپس جارہے تھے۔ جو بلا وجہ چھیڑ چھاڑ کی۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسی تدبیر کا نتیجہ تھی۔ مگر خدائی تصرف ایسا ہوا۔ کہ مولوی محمد امین خاں صاحب کو خود مولوی صاحب موصوف کے مکان کی گلی میں (جو ان لوگوں کے مکان سے بالکل دوسری سمت میں واقع ہے) چھیڑا گیا۔ چونکہ اس امر کے متعلق مقدمہ دائر ہے ہم اس کے متعلق تفصیلی حالات نہ لکھنے پر قانوناً مجبور ہیں لیکن سنا جاتا ہے۔ کہ چند لوگوں نے جتھہ بنا کر مولوی صاحب کے مکان پر حملہ کیا۔ اور اشتعال انگیز طریق پر بدزبانی کی۔ اور سخت جوش دلایا۔ ان امور کا فیصلہ اب عدالت کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہم بھی تفصیل سے فیصلہ کے بعد ہی لکھینگے

بہر حال اس واقعہ کے بعد ان لوگوں کی رپورٹ پر جو انہوں نے رات کے وقت ہی بذریعہ تار ارسال کی تھی۔ پولیس قادیان آئی اور تحقیقات شروع کی لیکن غالباً پولیس پر حقیقت منکشف ہوگئی۔ اور اس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ جب اس طرف سے مایوسی ہوئی۔ اور شاید یہ اندیشہ بھی ہوا۔ کہ مبادا پولیس خود انہی کے خلاف رپورٹ کردے۔ کہ انہوں نے افترا کے طور پر یہ رپورٹ کی ہے۔ تو یہ لوگ اس پر آمادہ ہوگئے۔ کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح سے معافی مانگ لیتے ہیں۔ اور پولیس نے بھی اُن کو سمجھایا۔ کہ تمہارے لئے معافی مانگ لینا ہی اچھا ہے۔ چنانچہ معافی کے الفاظ پر گفت و شنید ہوئی۔ اور ہماری طرف سے یہ تقاضا کیا گیا۔ کہ اگر یہ لوگ معافی مانگیں۔ تو پھر بالشرط اپنے جھوٹ کو تسلیم کرکے معافی مانگنی ہوگی۔ لیکن اسی دوران میں ان کو بعض لوگوں نے یہ شہ دی۔ کہ شاید عدالت میں جانے سے تمہارے مفید مطلب کوئی صورت پیدا ہوجائے۔ جس پر انہوں نے عدالت میں استغاثے دائر کردئے۔ جن کے متعلق اب مجسٹریٹ صاحب ابتدائی کارروائی کررہے ہیں۔

سنا گیا ہے۔ کہ استغاثے دو ہیں۔ ایک زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر دعوت و تبلیغ اور مولوی محمد امین خانصاحب مبلغ بخارا اور نیک محمد خانصاحب مدعا علیہ ہیں۔ یہ استغاثہ اس غرض کے لئے ہے۔ کہ ہمیں (مستغیث کو) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور دیگر مذکورہ اصحاب سے نعوذ باللہ نقض امن کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اُن سے ضمانت لی جائے۔ دوسرا استغاثہ زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند ہے۔ جس میں صرف حضرت خلیفۃ المسیح اور مولوی محمد امین خاں صاحب مدعا علیہ ہیں۔ اور اس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت صاحب اور مولوی محمد امین خانصاحب نے نعوذ باللہ ان لوگوں کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے سو انشاء اللہ جو خدا کو منظور ہوگا۔ وہ فیصلہ ہوگا۔ ہمارے سارے کام اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہی ہمارا کفیل و کارساز ہے۔ ہاں اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ جس رات ان لوگوں نے مولوی محمد امین خانصاحب کے ساتھ ان کی گلی میں جاکر جھگڑا کیا۔ اس کے دوسرے دن ہی ڈاکٹر عبداللہ جو جماعت سے خارج کئے جاکر غیر مبایعین کے پاس لاہور چلے گئے ہوئے ہیں۔ لاہور سے قادیان پہونچ گئے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ساری کارروائی اور مشورہ میں ان لوگوں کے ساتھ ساتھ رہے ہیں۔ اور ظہیر الدین آتشباز قادیانی بھی جو اپنے آپ کو سکرٹری انجمن اسلامیہ لکھا کرتا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سخت معاند ہے ان کا مشیر و معاون رہا ہے اور یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ ان لوگوں نے یعنی مستری عبدالکریم وغیرہ نے کہا ہے۔ کہ مقدمہ میں جتنا بھی خرچ ہوگا۔ ہم کرینگے۔ کیونکہ لاہور کی جماعت (غیر مبایعین) ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن اس کا کوئی یقینی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ان دنوں میں مستری عبدالکریم احمدیہ بلڈنگس لاہور میں متعدد مرتبہ آتے جاتے دیکھے گئے ہیں۔ دوسری طرف ایسی روایت بھی پہنچی ہے۔ کہ خود مولوی محمد علی صاحب نے ان لوگوں کی باتوں کی تکذیب کی ہے۔ اور حسن ظنی ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم اس روایت کو صحیح سمجھیں۔ گو یہ ثابت ہے۔ کہ بعض غیر مبایعین نے ان لوگوں کا ساتھ دیا ہے۔

یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ ایک دشمن اسلام قوم کی طرف سے بھی ان لوگوں کو کچھ مدد ملی ہے۔ بہر حال ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ کون کون لوگ پس پردہ رہ کر اس ساری کارروائی کی تاریں کھینچ رہے ہیں۔ مگر واقعات اور روایات یہی ہیں۔ جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ اور اب معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ علیہ توکلنا والیہ ننیب

اس جگہ اس امر کا بھی ذکر ضروری ہے۔ کہ جب بعض لوگوں نے جو اُن لوگوں کے فتنے میں ملوث ہوچکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ لکھا۔ کہ یہ لوگ آپ پر اس اس قسم کے الزامات لگاتے ہیں۔ آپ اُن کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصل جواب تحریر فرمایا۔ جس میں لکھا۔ کہ یہ تو الزام لگانے والے کا کام ہے کہ وہ شریعت کے مطابق اپنے الزامات کو ثابت کرے اور جب تک وہ ثابت نہ کرے۔ ہر عقلمند شریف اور دیندار آدمی کے نزدیک وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ لیکن اگر اس پر کسی کی تسلی نہ ہو۔ تو احکام شریعت کے ماتحت میں ہر معقول اور اہل آدمی کے ساتھ مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ کہ میں خدا کا مقرر کردہ برحق خلیفہ ہوں اور خدا کی نصرت و تائید میرے ساتھ ہے۔ اور اس خط میں ہی حضرت صاحب نے اپنی طرف سے مباہلہ کی دعا بھی لکھدی۔ اور بڑی تحدی کے ساتھ لکھا۔ کہ جو شخص بھی اس مباہلہ کیلئے میرے مقابل پر آئیگا۔ خدا اُسے ذلیل و رسوا کرے گا۔ سو اگر کسی اہل شخص میں ہمت ہے۔ تو وہ میدان میں آکر اس قسم کا مباہلہ کرلے۔ اور آپ کی دعا کے مقابلہ میں اپنی دعا شائع کردے۔ اور پھر دیکھے۔ کہ خدا تعالےٰ کیا فیصلہ فرماتا ہے

اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مقابل پر آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا ہر مخلص متبع اس مباہلہ کے لئے تیار ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ط

سیر سملہ

(رقمزدہ جناب مفتی محمدؐ صادق صاحب)

لیکچروں کے واسطے یا کسی احمدی بھائی کی کوئی خدمت سرانجام دینے کے واسطے مجھے کئی بار سملہ جانے کا اتفاق ہوا مگر یہ جانا اور آنا صرف ایک دو روز کے واسطے ہوا کرتا تھا کوہ سملہ کی پیچ در پیچ چلنے والی ریل میں دوران سر کی تکلیف میں تھکے ماندے وہاں پہونچے۔ اور کسی دوست کے مکان پر جا کر لیٹ رہے۔ جو ضروری کام ہوا۔ وہ کیا۔ اور عجلت میں واپس آ گئے۔ کبھی سملہ کو اچھی طرح دیکھنے اور سیر کرنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ لیکن اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ہمرکاب مجھے بھی سملہ جانے کا حکم ہوا۔ اور اگرچہ میں وہاں ایک رخصت اور فرصت منانے والے شخص کی طرح فارغ نہ تھا کہ شملہ کی سیر کرتا۔ بلکہ جس قومی غرض اور دینی مفاد کے واسطے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ گورنمنٹ انڈیا کے پہاڑی مرکز پر چند خدام کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ اس غرض کے متعلق جو خدمات میرے سپرد تھیں۔ ان میں مجھے دن بھر مصروف رہنا پڑتا۔ اور عموماً انہی مصروفیت کے سبب رات کے بارہ ایک بجے تک ہم سب کو جاگنا پڑتا بلکہ خود حضرت امام نصرہ اللہ تعالےٰ تو اس سے بھی زیادہ بیداری میں رات گذارتے اور سلسلہ کے ضروری کاموں میں باوجود علالت طبع مصروف رہتے۔ لیکن میرے سپرد جو خدمت تھی۔ اس کی سرانجام دہی کے واسطے مجھے بہت کچھ پھرنا پڑا۔ اور شملہ کی قریباً ہر ایک وادی سے گذرنا پڑا۔ اس واسطے مجبوراً شہر کے بہت سے حصہ کی سیر اس ڈیڑھ ماہ کے قیام میں عاجز نے کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور پارٹی نے ایام قیام سملہ میں جو دینی خدمات سرانجام دیں۔ اور جو قومی فوائد حاصل ہوئے۔ ان کا تذکرہ حضرت عرفانی صاحب وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں اپنے دلکش طرز بیان میں کرتے رہے ہیں اور احباب انہیں مطالعہ کر چکے ہیں۔ میں ان ملاقاتوں۔ لیکچروں۔ اسمبلی۔ اور یونیٹی کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور بعض خدام کی شمولیت اور تقریروں کے متعلق اور وائسرائے اور گورنر اور معزز حکام اور راجاؤں اور نوابوں کی ملاقاتوں اور پارٹیوں اور ان کو تبلیغ کے متعلق اور پردہ پارٹیوں احمدیوں کے فوائد اور برکات اور ہر قسم دیگر مشاغل کے متعلق یہاں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ میری غرض اس مضمون میں صرف چند ایک اپنے ذوق کی باتوں کا ذکر ہے۔ جو مذکورہ بالا حالات اور واقعات کے علاوہ پیش آئیں اور جن کا بیان امید ہے کہ ناظرین کے واسطے موجب دلچسپی ہوگا ؏

سملہ دنیا کے بہت سے شہر میں نے دیکھے۔ ان کا مقابلہ کرتے ہوئے سملہ میں سب سے پہلی جو نرالی بات مجھے وہاں نظر آئی۔ وہ یہ تھی کہ باوجود ایک نیا شہر ہونے کے اور تہذیب زمانہ کے نقشوں کے مطابق تیار کیا جانے کے اور سارے ہندوستان کا دارالخلافہ ہونے کے آج تک سملہ کی میونسپلٹی نے یہ انتظام نہیں کیا۔ کہ گلی کوچوں اور بازاروں پر گلی کا نام تحریر کر دے۔ اور بورڈ لگا دے۔ جیسا کہ لاہور امرتسر میں مدتوں سے لگے ہوئے ہیں۔ اور مسافر اور نووارد کو لوگوں سے پوچھنا نہیں پڑتا۔ اور فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اب ہم کونسی گلی میں سے گذر رہے ہیں۔ اور کس کوچہ کے پاس پہونچے ہیں۔ سملہ میں ہر جگہ رکشا والوں سے یا رہ گذرنے والوں سے پوچھنا پڑتا ہے۔ کہ یہ کونسا بازار ہے۔ اور اس گلی کا کیا نام ہے شہر سملہ کی ابتدا کہاں سے ہوئی۔ کہتے ہیں۔ کسی فقیر نے جا کر پہاڑ پر ایک جھونپڑی اس غرض کے واسطے بنائی تھی۔ کہ آتے جاتے مسافروں کو پانی پلانے کی خدمت سرانجام دے۔ اسی جھونپڑی کے ساتھ رفتہ رفتہ اور مکانات اور دکانیں بنیں اور ایک گاؤں سا بن گیا۔ جو دور جانے والے مسافروں کے واسطے بطور ایک منزل یا پڑاؤ کے تھا۔ مگر پہلا گھر جو انگریزی طرز پر بنا۔ اور موجودہ سلسلہ کی جس کو بنیاد سمجھنا چاہیئے۔ وہ ۱۸۲۴ء میں بنایا گیا۔

سملہ کی پہاڑی ۱۰۰ ۷۱ فٹ سطح سمندر سے بلند ہے۔ اور جہاں ہماری کوٹھی واقعہ تھی۔ وہ جگہ قریباً ۸۰۰۰ فٹ بلند تھی۔ سملہ اپنی سرسبزی اور تر و تازگی کے سبب ایک نہایت ہی پُر فضا اور خوشنما باغ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ جو پہاڑ کے دامن میں کئی میلوں تک پھیلا ہوا چلا گیا ہے۔ سوائے سڑکوں اور مکانوں کی چھتوں کے کوئی جگہ سبزی سے خالی نہیں ایک صاحب سملہ کی تعریف میں فرما رہے تھے۔ کہ یہاں اس قدر طراوت سبزی اور صحت بخش ہوا ہے۔ کہ اس علاقہ میں کبھی کوئی نابینا نہیں دیکھا گیا۔ یہی باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ کہ سڑک پر ایک نابینا صاحب پیسہ مانگتے ہوئے ملے۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ یہ سملہ کا اندھا نہیں۔ باہر سے اندھا ہو کر آیا ہے۔

علم طبقات الارض کے ماہرین سملہ کی پہاڑیوں کی زمین میں اس قسم کی پرانی ہڈیوں کا مواد پاتے ہیں۔ جس سے وہ قیاس کرتے ہیں۔ کہ کسی زمانہ میں جس کو لاکھوں سال گذر گئے ہوں یا کروڑوں یہ حصہ زمین تہ آب تھا۔ یا تو یہاں سمندر تھا۔ یا کوئی بڑی وسیع جھیل تھی۔

آرچ بشپ کو تبلیغ

سملہ میں رومن کیتھالک چرچ کے ایک آرچ بشپ صاحب (بشپوں کے افسر) بھی رہتے ہیں۔ ان کی کوٹھی حضرت مخدوم و مکرم نواب محمد علی خاں صاحب کے جائے قیام کے قریب تھی۔ اور حضرت نواب صاحب کے ہاں جاتے آتے بارہا دل چاہا۔ کہ آرچ بشپ صاحب سے ملاقات کی جائے۔ لیکن ضروری کاموں سے فرصت نہ ملتی تھی۔ روانگی سے چند روز قبل ایک صبح تھوڑی سی فرصت پا کر میں آرچ بشپ صاحب کے پاس پہنچا۔ اور ان سے جو گفتگو ہوئی۔ اس کا ایک حصہ سوال و جواب کے طور پر ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں ؏

صادق۔ آپ تاریخ زمانہ مسیح کے بڑے ماہر ہوں گے۔ کیا آپ مجھے بتلا سکتے ہیں۔ کہ جب یسوع نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس دعویٰ کو سن کر یہود نے کیا جواب دیا؟

آرچ بشپ۔ کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا ہم نہیں مانتے مسیح کو وہ ظاہری رنگ میں بادشاہ دیکھنا چاہتے تھے۔ ایسا نہ پا کر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

صادق:۔ بے شک ان کا یہ جواب نامناسب اور کافرانہ تھا۔ کیا آپ مجھے مہربانی کر کے بتا سکتے ہیں۔ کہ یہ خبر پا کر کہ آنے والا مسیح آ گیا ہے۔ آپ کی رائے میں ان کو کیا جواب دینا چاہیئے تھا۔

آرچ بشپ:۔ کیا جواب دینا چاہیئے تھا؟ یہ تو ظاہر ہے۔ ان کو کہنا چاہیئے تھا۔ مسیح آ گیا۔ ہم ایمان لائے۔ اور بس۔ ایمان لانا چاہیئے تھا۔ ایمان میں ہی نجات ہے۔

صادق۔ بے شک آپ نے سچ فرمایا۔ اچھا اگر آج میں آپ کو خبر دوں کہ جس مسیح کے آنے کا اس وقت پھر آپ کو انتظار ہے۔ وہ مسیح آ گیا ہے۔ تو آپ کیا جواب دیں گے۔

آرچ بشپ۔ (ہنس کر) میں کیا جواب دوں گا۔ میں ایسے مدعی کو کہوں گا۔ ثبوت پیش کرو۔ بغیر ثبوت کے میں کیونکر مان لوں۔ کہ وہ آنے والا مسیح ہے۔

صادق۔ بے شک آپ کا یہ حق ہے۔ کہ آپ ثبوت مانگیں مگر یہود کے حق میں آپ نے نہ فرمایا۔ کہ انہیں کہنا چاہیئے تھا۔ ثبوت لاؤ۔ ان کے حق میں تو آپ نے یہی رائے دی کہ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ دعوے کو سنتے ہی کہہ دیتے۔ مسیح آ گیا۔ ہم ایمان لائے۔

آرچ بشپ۔ ہاں میں نے ایسا کہا۔ لیکن کچھ حرج نہ ہوتا۔ اگر وہ ثبوت مانگتے۔

صادق۔ اچھا۔ آرچ بشپ صاحب اب میں آپ کو خبر دیتا ہوں کہ آنے والا مسیح آ گیا ہے۔ آپ اس کو قبول کریں۔

وہ حضرت احمد کی شکل میں قادیان میں مبعوث ہوا جنہوں نے اُسے سچا پایا۔ مانا۔ برسوں اس کی صحبت میں رہا۔ اس نے بہت سے نشانات پیش کئے ہیں۔ بیماریوں کے چنگا کرنے میں۔ مصیبت زدوں کی مصیبت دور کرنے میں دعاؤں کی قبولیت میں۔ اپنے دوستوں کی مرادیں پوری کرنے اور دشمنوں کی ہلاکت میں۔ علمی تحریروں میں عقلی دلائل میں۔ غرض ہر رنگ میں اپنی صداقت میں دکھائے۔ وہ اپنا کام پورا کرکے اس دنیا سے رخصت ہوا۔ لیکن اب بھی وہ اپنے قائم کردہ سلسلہ کی زندگی میں اور اپنے خلفاء کے شاندار کاموں میں زندہ ہے۔ اور اس کی روح کام کر رہی ہے۔ اور اُس کا ایک خلیفہ بیٹا اس وقت سملہ میں آپ کے گھر کے قریب منزل کئے ہوئے ہے۔

آرچ بشپ ۔ میں ان نشانات کو نہیں چاہتا۔ میرے لئے ایک ہی نشان بس ہوگا۔ خداوند آسمان پر بیٹھا ہے۔ وہ آسمان میں نمودار ہوگا۔ ہمارے سامنے نازل ہوگا۔ ہم اُسے آسمان سے اُترتا دیکھیں گے۔ اور مان لیں گے ✤

صادق ۔ مگر آپ جانتے ہیں۔ کہ زمین گول ہے۔ ایک ہی وقت میں سب جگہ کے لوگ اُس کو آسمان سے اُترتا بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اگر وہ سیلون میں اُتر آیا تو آپ کو کیا معلوم ہوگا۔ اور آپ کس طرح مانیں گے اور امریکہ اور یورپ کے لوگ کیوں کر تسلیم کرینگے۔

آرچ بشپ ۔ یہ بیشک ایک مشکل بات ہے۔ اس پر غور کرنا ضروری ہے ✤

اس کے بعد آرچ بشپ صاحب نے اور باتیں شروع کر دیں۔ میں کہاں رہتا ہوں۔ کیا کام کرتا ہوں۔ کن کن ملکوں کی سیر کی ہے۔ اس قسم کے مجھ سے سوالات کرتے رہے۔ کچھ اپنے سلسلہ نظام کا ذکر کرتے رہے۔ کہ ہم کو کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔ نہ پوپ کی طرف سے کچھ روپیہ آتا ہے۔ بعض لوگ اپنے طور پر کچھ دے دیتے ہیں۔ اسی پر گذارا ہے۔ عمر بھر شادی نہیں کی۔ خود پوپ کا گذارا صرف پیٹرز پنس پر ہے۔ سال میں ایک دن ایسا آتا ہے۔ جو پطرس رسول کا دن کہلاتا ہے۔ اس دن ہر ایک عیسائی خواہ بچہ ہو۔ یا بوڑھا ایک ایک پینی پطرس کی خاطر پوپ کو بھیجتا ہے۔ کیونکہ پوپ پطرس کا خلیفہ ہے۔ کم از کم ایک پنس دینا ہر ایک کا فرض ہے اس سے زائد جس قدر کوئی دے۔ بعض ہزاروں پونڈ دے دیتے ہیں۔ وہ تمام رقم اُس دن جمع ہو کر پوپ کے پاس بھیج دی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں ہر ایک رومن کیتھالک یہ رقم ادا کر دیتا ہے اور اسی پر سال بھر پوپ کے تمام اخراجات چلتے ہیں۔ غرض اس قسم کی باتیں ہوتی رہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ دل ہی دل میں آرچ بشپ صاحب میرے سوال کا جواب سوچتے رہے تھے

اور اچانک بول اُٹھے۔ سنئیے اب مجھے آپ کے سوال کا جواب آگیا۔ بے شک یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک نشان جو آسمان سے اُترتا ہو۔ ایک ہی وقت میں سب اُس کو دیکھ لیں۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ مسیح خدا ہے۔ اور خدا کے واسطے یہ ناممکن نہیں۔ کہ وہ ایک ہی وقت میں معجزانہ طور پر ہر جگہ نمودار ہو جائے۔ اور ایشیا والے بھی اُسے دیکھ لیں۔ اور امریکہ والے بھی دیکھ لیں

میں اس کا جواب دینا چاہتا تھا۔ کہ خدا تو اب بھی ہر جگہ ہے اور ہر جگہ پاک لوگوں پر نمودار ہوتا ہے۔ اور نمودار ہوتا رہیگا۔ اس میں خاص وقت کی خصوصیت کیا ہے۔ خدا نہ صلیب دیا گیا۔ نہ جی اٹھا۔ نہ آسمان پر گیا۔ وہ تو پہلے ہی آسمان پر بھی ہے۔ زمین پر بھی سوال تو مسیح کے متعلق ہے۔ نہ کہ خدا کے متعلق۔ مگر آرچ بشپ صاحب نے عذر کیا۔ کہ اُن کو اور کام ہے۔ اور زیادہ فرصت نہیں۔ اس واسطے میں شکریہ کرکے واپس چلا آیا ✤

جاکھو پر سادھو

جاکھو سملہ میں ایک بہت ہی اونچی چوٹی ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہاں ایک یوروپین سادھو رہتا ہے۔ جو چھوٹی عمر میں کسی سادھو کا چیلا بن کر تارکِ دنیا ہو گیا۔ ایک دن فرصت پا کر میں اُس پہاڑ پر گیا۔ رکشا بھی وہاں اوپر تک نہ جا سکتا تھا۔ اس واسطے اکثر حصہ چڑھائی کا پیدل چڑھنا پڑا۔ چوٹی کے قریب مجھے ایک انگریز ملے۔ جو اوپر سے آرہے تھے۔ انہوں نے ذکر کیا۔ کہ یہ سادھو ان کا ہم جماعت تھا۔ اسکول میں ان کے ساتھ پڑھتا تھا۔ فرانسیسی نسل سے ہے۔ اس کے اقربا بڑے بڑے معزز عہدوں پر ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہیں۔ ابھی تک انگریزی اُسے یاد ہے۔ جب میں اوپر پہونچا۔ تو فقیر صاحب ایک گوشہ میں بیٹھے حقہ پی رہے تھے سر پر اونی ٹوپی اور بدن پر پورانا میلا سا اونی کرتہ جس میں سے ہاتھ ڈال کر وہ بار بار بدن کو کھجلاتے تھے۔ سملہ کی پنجابی اردو ایسا ہی بولتے ہیں۔ جیسا کہ اہل سملہ۔ لب و لہجہ سے کوئی شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کبھی فرانسیسی تھے۔ رنگ بھی سیاہی مائل ہو گیا ہے۔ نوے سال کی عمر ہے۔ مگر طاقت اچھی ہے۔ انگریزی بخوبی بولتے ہیں۔ میرے ساتھ انگریزی میں ہی گفتگو رہی۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ آپ نے دنیا کو چھوڑا سب لذات کو ترک کیا۔ اس فقیری اور غریبی کو اختیار کیا۔ اور اسی میں عمر کے انتہا کو آپ پہونچ گئے۔ فرمائیے! اس سے کیا حاصل ہوا؟ جواب میں کہنے لگے۔ میں کچھ بتلا نہیں سکتا۔ یہ معاملہ عشق و محبت کا ہے۔ عاشق اپنے عشق کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بسا اوقات معشوق کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ کہ عاشق کیا کچھ اس کی خاطر محسوس کر رہا ہے۔

میں نے کہا۔ کہ اچھا آپ کچھ بتا نہیں سکتے۔ تو کم از کم آپ یہ فرمائیں۔ کہ آپ جب سکول میں پڑھتے تھے۔ تو آپ نے جو بائبل پڑھی ہوگی۔ وہ آپ کو بھول نہ گئی ہوگی۔ بائبل میں لکھا ہے کہ بعض اصحاب نے روحانیت میں ایسی ترقی کی کہ خدا اُن سے ہم کلام ہوا۔ روبرو خدا اُن سے ملا۔ اور خدا نے اُن سے باتیں کیں۔ کیا آپ کو اس قدر ترکِ دنیا اور ریاضات اور مجاہدات کے ساتھ جو آپ نے اپنے گرو کی ہدایات کے ماتحت کی ہونگی کوئی ایسا بھی تجربہ حاصل ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ سے ہم کلام ہوا اور اپنی پاک رضامندی کا اظہار اُس نے آپ پر کیا۔ فرمانے لگے۔ ایسا اب ممکن نہیں۔ کہ کسی کو حاصل ہو۔ میں نے کہا۔ کہ آپ یہ نہ کہیں۔ میں ایک خدا رسیدہ اور اللہ کے برگزیدہ نبی کی صحبت میں رہا ہوں۔ اور خود مجھے بھی اس کا تجربہ ہے۔ اس برگزیدہ خدا کے ساتھ وہ ذات پاک ہمکلام ہوئی۔ ہزارہا پیشگوئیاں جو پوری ہوئیں۔ اُس ہمکلامی کی صداقت کا ثبوت دیتی ہیں تب کہنے لگے۔ کہ ہاں یہ ممکن تو ہے۔ ہم نے بعض خوابیں دیکھی ہیں۔ یا بعض باتیں جو ہم نے کہیں پوری ہوئیں۔ آپ ملتے رہیں گے۔ تو پھر کبھی آپ کو سنائیں گے۔ اس کے بعد میں نے انہیں حضرت مسیح موعود کے ظہور کی اطلاع دی۔ سلسلہ کی تبلیغ کی اور چلا آیا۔ کہتے تھے۔ مجھے کبھی کبھی خط لکھا کرنا۔ اور حضرت کی کوئی انگریزی کتاب بھیجنا۔

جاپانیوں کو تبلیغ

سملہ میں جاپان کے اعلےٰ سفیر مسٹر ایسی آکاسے اور بمبے کے جاپانی کانسل اور بعض دیگر معزز جاپانیوں سے بھی ملنے اور ان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اعلےٰ سفیر سے اثنائے گفتگو میں نے کہا کہ آپ کے ملک میں اکثر خوفناک زلازل سے سخت تباہی آتی رہتی ہے۔ ہر سال سنا جاتا ہے۔ کہ زلزلہ آیا۔ اور بعض سالوں میں تو یہ زلازل نہایت ہی ہیبت ناک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ آپ کیوں اُن کا کوئی علاج نہیں سوچتے۔ سفیر صاحب حیران سے ہو کر کہنے لگے۔ کہ نیچر کی باتیں ہیں۔ اور انسان کے اختیار سے باہر ہیں۔ ہم ان کے لئے کچھ کر نہیں سکتے۔ میں نے کہا۔ میں آپ کو بتلاتا ہوں۔ کہ آپ کیا کر سکتے ہیں۔ بہت شوق سے متوجہ ہو کر سننے لگے۔ تب میں نے انہیں مدینہ منورہ کے تاریخی حالات سنائے۔ کہ کس طرح پہلے مدینہ کا شہر وبائی امراض اور کثرت اموات کے سبب یثرب کہلاتا تھا۔ جس کے معنی ہیں۔ ہلاک ہونے والی بستی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے وہاں چلے گئے۔ تب آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بستی کا نام یثرب سے تبدیل کرکے طیبہ رکھ دیا۔ تب سے اس کی تمام وبائیں دور ہو گئیں۔ اور ایک صحت افزا شہر بن گیا۔ ایسے کئی ایک واقعات اسلامی تاریخ میں پائے جاتے ہیں ✤

سفیر صاحب ان باتوں کو سنکر خوش ہوئے اور کہنے لگے کیا آپ کسی ایسے روحانی آدمی کا اس زمانہ میں پتہ دے سکتے ہیں

تب میں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حالات سنائے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں۔ سفیر صاحب نے خواہش ظاہر کی۔ کہ جاپان میں ایک احمدیہ مشن قائم کیا جائے۔ اور خود ہر طرح سے امداد کرنے کا وعدہ کیا۔

نجومی کی تصدیق

جب مہاراجہ صاحب الور سملہ تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے فرمان سے عاجز مہاراجہ صاحب کی خدمت میں سلسلہ کے حالات سنانے اور چند کتابیں پیش کرنے اور چائے کی دعوت دینے کے واسطے گیا۔ تو اتفاق سے مہاراجہ صاحب موجود نہ تھے ان کے انتظار میں تھوڑی دیر بیٹھنا پڑا۔ وہاں مہاراجہ صاحب جھالاوار اور جناب دیوان صاحب ریاست کپورتھلہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ اور ہم سب مہاراجہ صاحب الور کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ کہ وہاں ایک انگریز نجومی بھی مہاراجہ صاحب سے ملنے کیواسطے تشریف فرما ہوئے۔ اور دیوان صاحب بہادر اور بعض دیگر حاضرین مجلس کو کچھ باتیں ان کی گذشتہ اور آئندہ زندگی کے متعلق بتاتے ہیں۔ میں نے تو ان سے کچھ سوال اپنے متعلق کرنا پسند نہ کیا۔ مگر میرے پاس ایک کتاب تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تصاویر تھیں۔ وہ تصاویر میں نے اُسے دکھائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر کہنے لگا۔ یہ تو کوئی نبی معلوم ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر نبوت کے آثار ہیں۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کی تصویر دیکھ کر کہنے لگا۔ اس شخص میں بہت بڑی انتظامی قوت ہے۔ سب حاضرین نے ان باتوں کو سن کر تعجب کیا۔ اور میں نے وہ کتاب صاحب بہادر کو بطور تحفہ دیدی۔ اور اسے سلسلہ حقہ احمدیہ کی تبلیغ کی۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب نے ہمیں ملاقات کے واسطے اندر بلا لیا۔

سملہ موسم گرما میں تبلیغ کے واسطے بہت موزوں جگہ ہے۔ چونکہ وہاں ہندوستان بھر کے نمایندے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعہ سے انسان سارے ہندوستان میں تبلیغ پہنچا سکتا ہے۔ وہاں برہما کے چند معززین سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان کو تبلیغ کی گئی۔ میرے خیال میں ہر سال ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ ایام گرما میں چند اصحاب سملہ جایا کریں۔ اور تبلیغ کا کام سرانجام دیں۔ وہاں اعلیٰ طبقہ میں تبلیغ کرنے کا اچھا عمدہ ذریعہ ہے۔ جو اور جگہ نہیں۔ جماعت احمدیہ کے جو تاجر پھیری کر کے اشیاء بیچ سکتے ہیں۔ ان کے لئے بھی تجارت کا خوب موقعہ ہے۔ اگر کوئی دوست اپنے رکشا اور قلی رکھ کر کام کرنا چاہے۔ تو وہ اچھا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کلکتہ

مادر ہند مؤلفہ مس میو

(۲)

(از مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ایڈیٹر سن رائز)

بعض موقر ہندو اخبارات نے اعتراض کیا ہے۔ کہ مس میو نے جان بوجھکر لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا چاہا ہے جیسا کہ اس نے لکھا ہے۔ کہ جنوبی ہند جہاں شوجی کے پجاری کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ وہاں دیکھا جاتا ہے کہ لڑکپن سے ہی انسان کے ماتھے پر برہمن روزانہ یا ہفتہ وار ایسا نشان بنا دیتے ہیں۔ جو کہ خاص شوجی کی پرستش کے لئے مخصوص ہے۔ یعنی عورت و مرد کی خاص حالت کی تصویر۔ اور لکھا ہے۔ کہ ایک شخص ڈوبائس نامی فرانسیسی راہب تھا۔ جو انقلاب فرانس کے دنوں میں ہندوستان بھاگ آیا تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں بہت کچھ جھوٹ ہندوستان کی طرز معاشرت کے متعلق لکھا ہے۔ اور چونکہ مس میو کی کتاب میں جابجا اس کتاب کے حوالے ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے یہ جھوٹ بھی وہیں سے لیا ہے۔ چنانچہ وہی معزز اخبار نویس لکھتے ہیں۔ جس چیز کو مس میو یا اس کے استاد ڈوبائس نے صورت جماع سمجھ لیا ہے۔ وہ اصل میں چار چیزوں کا مجموعہ ہے۔ تلسی۔ گنیش جی وغیرہ وغیرہ۔

ہم مانتے ہیں۔ کہ بیشک یہی ہوگا۔ اور مس میو ضرور غلط کہتی ہوگی۔ مگر ہمارے معزز ہمعصر نے یہ نہیں بتلایا کہ بحیثیت مجموعی جو تصویر کی شکل نظر آتی ہے۔ اگر وہ نہیں جو مس میو کہتی ہے۔ تو پھر وہ ہے کیا۔ گندی سے گندی اور فحش سے فحش تصویر کو لے لیں۔ اور اس کی جزئیات کر دیں۔ تو ہر ایک جزو اپنے مقام میں ممکن ہے۔ ایک عمدہ چیز نظر آ سکے۔ کہیں دائرہ بن سکتا ہے۔ کہیں متوازی لائنیں کہیں عمدہ قوس کی شکل بن سکتی ہے۔ اور ہر تصویر خواہ اچھی ہو یا بری۔ خطوط سے ہی بنتی ہے۔ لیکن دیکھنا ساری تصویر کو ہوتا ہے۔ اس لئے یہ جواب تسلی بخش تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ یہ بتلایا جائے۔ کہ اگر وہ عورت و مرد کے باہم اتصال کی تصویر نہیں تو پھر کیا ہے۔ محض غلط کہہ دینے سے شائد ہر ایک کی تشفی نہ ہو سکے۔ خاص کر ایسی حالت میں جبکہ خود شوجی کے متعلق ہندو اعتقادات بھی اسی قسم کے ہوں۔ اور شوجی اور پاربتی کے متعلق اس قسم کے قصے زبان زد خلائق ہوں۔ نہ صرف یہی بلکہ خود بڑے بڑے ہندو فلاسفر و علماء جن میں موجودہ زمانہ کے ہندو مصلحین بھی شامل ہوں۔ جیسے سوامی دویکانند۔ ٹیگور۔ اور رشی دیانند جی مہاراج وہ بھی ان قصوں کو تسلیم کرتے ہیں مثلاً سوامی دویکانند جی کا یہ قول کہ یہ ناسمجھ اور حقیقت کے نہ جاننے والے ان شکلوں کو ظاہر پر قیاس کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کی حقیقت بالکل جداگانہ ہے۔ ایسا ہی سوامی دیانند جی مہاراج نے ان اعتقادات کی قلعی اچھی طرح سے اپنی ستیارتھ پرکاش میں کھولی ہے۔ اگر واقعہ یوں نہ تھا۔ تو ان رشیوں کو اس قسم کی کاوش کی کیا ضرورت تھی۔ دکن تو دور رہے۔ یہیں پنجاب بلکہ لاہور شہر کے اندر ہزاروں کی تعداد میں بچھیوں کے پجاری نظر آتے ہیں۔ اور جابجا شہر میں شوجی کے عضو..... استھانوں پر لگے ہوئے ہیں۔ اور لوگ جوق درجوق عورت و مرد بچے پوجا پاٹ کے لئے روزانہ آتے ہیں۔

شوجی کے پجاریوں اور وام مارگیوں میں خواہ زمین و آسمان کا فرق ہو۔ لیکن اس بات میں وہ متحد ہیں چند ماہ کا عرصہ ہوا۔ مجھے کشمیر کا سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جموں کے راستے سے واپس آتے ہوئے جب ہم ہندوانہ علاقہ میں داخل ہوئے تو ہر پڑاؤ پر ہم نے مندر اور مندر کے سامنے وہی شوجی پاربتی والے نشان پائے۔ متھرا اور علیگڈھ فرخ آباد وغیرہ کے علاقہ میں جن دوستوں کو ملکانہ تحریک کے دنوں میں کام کرنے کا اتفاق ہوا وہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس قسم کے نشانات ہر جگہ اور ہر مکان میں موجود تھے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ کثرت مشاہدہ سے کسی چیز کی اہمیت اتنی نہیں رہتی۔ جتنی کہ انوکھے اور عجوبہ ہونے کی حالت میں تاہم اگر ایک چیز اور اس کے متعلقات بار بار نظر میں آتے رہیں۔ تو وہ انسان کے کیریکٹر کا جزو بن جاتے ہیں۔ اس لئے سچائیوں کو پیش کرنے کے لئے بھی اچھا لباس چاہیئے اسی لئے قرآن شریف میں حکم ہے۔ اور اسلام کی تعلیم ہے کہ ہر تعلیم اور ہر بات اور صفات الٰہیہ احسن رنگ میں پیش کرنی چاہئیں۔ نہ صرف یہ بلکہ انسانوں کے ناموں کے رکھنے میں بھی اسلام نے دخل دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ نام ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے رکھنے چاہئیں۔ تاکہ انسان کے اندر شرک اور بدی کا خیال پیدا نہ ہو۔ اور ہمیشہ انسان علو ہمتی خوبصورتی اور نیکی کی طرف مائل ہو۔ اس رنگ میں بھی اسلام کو تمام مذاہب پر فوقیت ہے۔ خاص کر ہندو مت پر جس کے قانون میں حکم ہے کہ شودروں کے اور اچھوت اقوام کے نام بھی ذلت والے ہونے چاہئیں۔

پھر وہی معزز ہمعصر طعنہ دیتا ہوا لکھتا ہے۔ خود عیسائیوں کی صلیب کا نشان بھی وام مارگ مذہب کی

خاکسار عبد الحمید۔ قائم مقام امیر جماعت احمدیہ لاہور

علامت ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ کہ رومیوں یونانیوں اور دیگر بت پرست اقوام میں مسیحی مذہب کے قبل دائرہ اور اس کے اندر صلیب کی شکل مرد و عورت کے جماع کی نشانی تھی۔ اس لئے مس میو کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ ہندو مذہب پر اعتراض کرے ؞

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مسیحی مذہب جواب ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس کے بہت سے اعتقادات و عبادات و علامات بت پرستی سے لی گئی ہیں۔ یہ بھی بہت ممکن ہے۔ کہ جہاں اور بت پرستی کی باتیں مسیحی مذہب میں داخل ہو گئیں یا رواج پا گئیں۔ اسی طرح یہ شکل بھی داخل ہو گئی ہو۔ کیونکہ گو حضرت مسیح کے اس قسم کے الفاظ ملتے ہیں۔ کہ ہر ایک کو چاہئیے کہ اپنی صلیب کو خود اٹھائے۔ جس سے آپ کا منشا یہ تھا۔ کہ ہر ایک انسان کو چاہئیے کہ اپنی ترقی اور تطہیر کے لئے خود محنت اٹھائے۔ لیکن اس محاورہ کا استعمال بتلاتا ہے کہ حضرت مسیح سے پہلے صلیب بہرحال کسی چیز کی علامت قرار دی گئی تھی۔ لیکن یہ امر کہ یہ علامت صلیب دام مارگ کا نشان ہے۔ یا زہد و اتقا کی علامت اس کے لئے جب ہم اناجیل کو پڑھتے ہیں تو ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح کے الفاظ میں اس علامت کے معنی اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں۔ کہ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہئیے اور وہ بوجھ اعمال و زہد و تقویٰ کا ہے۔ اس لئے ہم اپنے ہمعصر سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ کہ اصولی طور پر مسیحی مذہب بھی صلیب کی علامت کو انہی معنوں میں محمول کرتا ہے۔ جن میں ہندو ست شوجی کی علامت کو۔ کیونکہ علاوہ معنوی صورت کے علامت صلیب کے ساتھ واقعہ صلیب کا بھی تعلق ہے۔ جو کہ تاریخی واقعہ ہے۔ جس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے معزز ہندو ہمعصر نے محض ضد کے طور پر یہ بات لکھدی تاہم اگر بفرض محال یہ واقعہ بھی ہوتا یعنی علامت صلیب مسیحی مذہب میں بھی اجتماع مرد و عورت کو ظاہر کرتی پھر بھی ہم کہتے کہ غلطی کی غلط تائید سے تصحیح نہیں ہو سکتی۔ اگر دو غلطیاں مل جائیں۔ تو کیا ہم سمجھیں کہ ایک حق بن گیا ہے۔ ہم کہیں گے کہ مسیحی مذہب کو بھی چاہئیے کہ وہ اس قسم کی بُری باتوں سے اجتناب کرے۔ اور مس میو کو ہم کہیں گے۔ کہ بقول حضرت مسیح پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ پیشتر اس کے کہ تجھے دوسروں کی آنکھوں میں تنکا نظر آئے گند مغرب میں بھی ہے۔ اور ہم اس سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور مذہب کی آڑ میں بھی مسیحی بہت سے ناجائز کام کرتے رہے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہاں اصول مذہب کا ہے۔ ہندو مذہب کا ایک جزو اعظم اس قسم کی باتوں کی اجازت دیتا ہے۔ اور ہندوؤں نے زور دیکر تعزیرات ہند میں ایک دفعہ بڑھوائی ہے۔ کہ فحش تصاویر پر اور مجسمے اور فحش تحریریں جو مذہب کے نام پر ہوں۔ ان کو عام فواحش کی شق سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مندروں میں ایسی تصاویر موجود ہیں۔ ہم اپنے ہندو دوستوں کو مذہب و اخلاق اور ہموطنی کے نام پر صلاح دیتے ہیں۔ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کے نام پر سے اس داغ کو دور کر دیا جائے۔ کیونکہ اس بدنامی کے ہم مسلمان اور عیسائی بھی ایسے ہی ذمہ دار ہیں۔ جس طرح کہ اہل ہنود۔ کیونکہ یہ اعتراض ہندوستان پر آتا ہے۔ جو ہمارا بھی وطن ہے۔

مس میو نے لکھا ہے۔ کہ ہندو مذہب کی رو سے انسانوں میں اس قسم کا تفاوت ہے کہ بعض حکومت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور بعض غلامی کے لئے۔ اور لکھا ہے۔ غلامی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ اور ان پر ظلم کرنا گویا ان کے ساتھ رحم ہے۔ اس کے برخلاف ایک حصہ انسان کو اس قدر تفوق دیا ہے۔ کہ اسے خدا سے ملا دیا ہے۔ پھر عورت کو مرد سے نہ صرف ادنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ قانون کی نظر میں عورت کی کوئی علیحدہ ہستی ہی نہیں بجز اولاد جننے کا آلہ ہے۔ مرد گندہ سے گندہ کیوں نہ ہو۔ شرابی ہو۔ کبابی ہو۔ زانی ہو۔ بدکار ہو۔ بدمعاش ہو۔ مجنوں ہو۔ ہیجڑا ہو۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ عورت کو اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہونا چاہئیے۔ اگر مرد مر جائے تو عورت کا اس سے بدتر گناہ اور کوئی نہیں۔ ساری عمر رنڈاپے میں گذارے تو اس کے گناہ کا کفارہ ہو سکتا ہے۔ ساری عمر وہ کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی۔ سوائے نیوگ۔ اس کو خود کوئی اختیار نہیں۔ جائداد پر اس کا کوئی حق نہیں۔ اس طرح سے نہ صرف کروڑوں مخلوق ذلیل گردانی گئی ہے بلکہ اس کو ناپاک تر خیال کیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر مس میو کہتی ہے۔ ہندو عقیدہ کے ماتحت عورت جب زچگی کی حالت میں ہوتی ہے۔ تو پلید ہو جاتی ہے۔ اس وقت جس چیز کو اس کا ہاتھ لگے وہ بھی پلید ہو جاتی ہے۔ یہاں پلیدی کے معنے عام جسمانی گندگی مراد نہیں۔ بلکہ اسے روحانی ولدر کہنا چاہئیے۔ تعجب ہے کہ ایک طرف تو یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ مرد کی نجات نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے ہاں لڑکا نہ پیدا ہو۔ اور پھر وہ لڑکا والد کی وفات کے وقت تک زندہ رہے تا کہ شرادھ کرائے۔ اور دوسری طرف یہ عقیدہ ہے کہ ادھر بچہ جننے کا وقت آیا۔ ادھر عورت میں روحانی گند داخل ہو گیا۔ چنانچہ اسی عقیدہ کا لازمی نتیجہ ہے۔ کہ اُس وقت عورت کے ساتھ گندی اشیاء ہوتی ہیں۔ گھر کے عمدہ کمرہ میں وہ نہیں رہ سکتی۔ کہیں اندھیری کوٹھری میں ڈال دی جاتی ہے۔ کپڑے گندے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چارپائی ٹوٹی پھوٹی۔ برتن بھی وہ جن کو گھر سے خارج کر دینا ہو۔ پھر یہ کہیں سارے گھر کی ہوا خراب نہ ہو جائے۔ اس کوٹھری وغیرہ کے سوراخ بند کر دئے جاتے ہیں۔ ان سب سے بڑھکر یہ کہ دائی جو اس وقت زچہ کی خبر گیری کے لئے بلائی جاتی ہے۔ وہ بھی ادنیٰ ترین مخلوق میں سے شمار کی جاتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر مس میو لکھتی ہے۔ کہ بنارس میں جو ہندوؤں کا مقدس ترین مقام ہے۔ دایہ کا کام بھنگنیں کرتی ہیں۔ اور پھر بھنگنوں کے بھی سات طبقے ہیں۔ سب سے ادنیٰ ترین طبقہ وہ ہے۔ جو ناڑو کاٹنے کے لئے بلائی جاتی ہیں۔ یعنی عام دایہ کا کام تو اعلیٰ درجہ کی بھنگن کرتی ہے۔ لیکن ناڑو کاٹنے کا کام وہ بھی ادنےٰ خیال کرتی ہے۔ اس لئے ان میں سے جو ذلیل ترین طبقہ ہے۔ وہ ناڑو کاٹتا ہے ؞

ایک احمدی رئیس کو ضرورت ہے

۱:۔ ایک گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ ٹیچر کی جس کو اتالیقی وغیرہ بچگان بھی کرنی ہوگی۔ مضامین انگریزی۔ حساب جنرل نالج و سائنس میں عمدہ مہارت ہو۔ اخلاق عمدہ ہوں۔ ٹرینڈ اور متاہل کو ترجیح دی جائے گی ؞

۲:۔ ایک عالم دین کی جس نے سلسلہ نظامی میں پوری تعلیم انتہائی پائی ہو۔ اور قرآن و حدیث کا عمدہ علم ہو۔ اگر مولوی فاضل اور ٹرینڈ و متاہل ہو تو ان کو ترجیح دی جائے گی۔

دونوں آسامیوں کی تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔ ہر دو آسامیوں کے خواستگاروں کو اپنے سارٹیفکیٹ معہ درخواست بذریعہ منیجر الفضل بھیجنی چاہئیے۔

ضرورت

افریقہ سے ہمیں ایک اعتباری انگریزی دوکان سے معقول ذیل اسباب کے لئے درخواست آئی ہے۔ جو دوست یہ کام کرتے ہوں۔ ہم سے خط و کتابت کریں ؞

بیتل۔ آبنوس اور لکڑی کا نقش و نگاری کا کام دیگر پرانے عجوبے احباب اس کی طرف جلد توجہ کریں۔

(ناظر تجارت قادیان)

سید دلاور شاہ صاحب بخاری

سید دلاور شاہ صاحب ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک کو جیل گئے کئی ماہ ہو گئے - احمدی احباب کو اُن کی جدائی کا بہت صدمہ ہے - اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے کہ سالانہ جلسہ سے پہلے جیل سے باہر آجائینگے - شاہ صاحب کی علمی قابلیت اور اخلاص سے اکثر دوست واقف ہیں - مگر بعض ان کی خصوصیات ہیں - جن کا میں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں -

سید دلاور شاہ جیل اس واسطے نہیں بھیجے گئے - کہ انہوں نے کوئی اخلاقی جرم کیا تھا - بلکہ اس رسول عربی کی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے جیل بھیجے گئے جس کے نام پر ہر مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر دینا ذریعہ نجات سمجھتا ہے -

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ -

شاہ صاحب کی اس قربانی نے ثابت کر دیا ہے کہ کلمۂ حق کے لئے اگر ایک احمدی کو جان بھی دینی پڑے - تو دریغ نہیں کرتا - اور اگر ایک احمدی کو اپنی عزت و ناموس قربان کر کے جیل میں جانا پڑتا ہے - تو بخوشی چلا جاتا ہے - اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کا ایسا اعلےٰ نمونہ دکھاتا ہے - کہ سب کے لئے قابل رشک بن جاتا ہے - شاہ صاحب کو لاہور کے قابل ترین بیرسٹروں نے یہی صلاح دی کہ وہ ہائیکورٹ سے معافی مانگ لیں - مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جب اس کے خلاف فرمایا - اور معافی مانگنے سے منع فرمایا - تو انہوں نے خلیفۂ وقت کی بات پر کان دھرا اور پھر کسی اور کی پرواہ نہ کی - جس دن مقدمہ پیش ہونا تھا - اس سے ایک دن پہلے میں اور دوستوں کے ہمراہ شاہ صاحب سے ملنے اسلامیہ پریس میں گیا - وہ حسب عادت نہایت خوش و خرم نظر آئے - اور فرمایا - اگر تو ہائیکورٹ نے پہلے ہی کوئی فیصلہ کر لیا ہے - تب تو شاید کل پریس میں آنا نہیں ملیگا - اور کورٹ سے سیدھا جیل ہی جانا پڑیگا - اور اگر انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا - تو پھر مقدمہ میں کوئی جان نہیں ہے - اور ہم قانون کی زد میں نہیں آتے -

صبح عدالت میں مقدمہ پیش ہوا - وہاں بھی وہ نہایت ہشاش بشاش تھے - جب حکم سنایا جا چکا - تب بھی ان کے چہرہ پر کوئی رنج کے آثار نظر نہ آئے - میں نے آگے بڑھکر مصافحہ کیا - نہایت خندہ پیشانی سے ملے - میں اُنکے استقلال کا پہلے ہی مداح تھا - اسوقت اُنکو ہشاش بشاش دیکھکر میرے دل میں اور بھی زیادہ اُنکی وقعت بڑھ گئی - وہاں تو میں نے صبر کیا - لیکن گھر آکر میرا دل بھر آیا - اور میں زار و زار رونے لگا - چھ ماہ کی لمبی جدائی کے خیال سے دل بیٹھا جاتا تھا

جماعت کے سب سے زیادہ کارکن ممبر تھے - خطبات جمعہ اکثر وہی پڑھا کرتے تھے - اور اپنے عالمانہ خطبات سے جماعت کو مستفید فرمایا کرتے تھے - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی اطاعت کا مادہ ان میں اس قدر ہے کہ مجھے بعض وقت ان پر رشک آجاتا ہے - جب پہلے پہل احمدیہ ہوسٹل لاہور میں کھولا گیا - تو پہلے سال مجھے اس کا سپرنٹنڈنٹ بنایا - دوسرے سال یہ کام شاہ صاحب کے سپرد کیا گیا - اور تجربہ سے معلوم ہوا - کہ سپرنٹنڈنٹ کا رات کو احمدیہ ہوسٹل میں رہنا ضروری ہے - حضرت صاحب کے فرمانے پر آپنے رات کو احمدیہ ہوسٹل میں رہنا بھی منظور کر لیا - اور متواتر سات سال یا اس سے زیادہ عرصہ بیوی بچوں سے الگ رہ کر احمدیہ ہوسٹل میں سوتے رہے - تمام دن پریس میں کام کرنا - پریس سے فارغ ہوکر ایک آدھ گھنٹہ کے لئے گھر جانا - اور کھانا کھاکر احمدیہ ہوسٹل میں آجانا - پریس سے احمدیہ ہوسٹل کا فاصلہ بھی ایک میل سے زائد ہوگا - کہنے کو تو یہ آسان بات ہے - مگر اس پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے - ہوسٹل میں اتنی جگہ نہ تھی - کہ بیوی بچے وہاں بیجاتے - اس لئے ہمیشہ تنہا ہی رہتے تھے - بعض دفعہ پریس میں کثرت کام کی وجہ سے گھر بھی نہ جا سکتے - اور سیدھے احمدیہ ہوسٹل آجاتے - اور چپڑاسی کے ہاتھ کھانا وہیں منگوا لیتے -

مطالعہ کتب کا شوق اس قدر ہے - کہ نصف نصف رات مطالعہ میں گذار دیتے - سنا ہے - کہ جیل میں بھی ان کا یہی بڑا شغل ہے

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں - اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے - جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے - جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے - ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے - یعنی بر لب سڑک کلاں ۱۶ روپے فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر ۸ روپے فی مرلہ ہے - ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے - اور اس کے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے - چار کنال اکٹھی لینے والوں کو چاروں طرف راستہ ہوگا - نیا محلہ دارالبرکات اس سمت میں واقع ہے - جس طرف ریلوے اسٹیشن کی تجویز ہے - گو ابھی تک اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا - مگر بہر حال جگہ بہت عمدہ ہے - خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں اور روپیہ بھجوانا ہو تو خاکسار کے نام یا محاسب دفتر بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے - یا جلسہ کے موقعہ پر اپنے ساتھ لیتے آئیں -

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

(اشتہارات) مشین سیویوں میں عظیم الشان انقلاب

میسرز ایم۔ عبد الرشید اینڈ سنز احمدی سوداگران مشینری بٹالہ قابل صد مبارکباد ہیں۔ کہ تمام ضرورت کے موافق وہ ایک ایسی مشین سیویاں ایجاد کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ جو تمام مروجہ مشینوں کے عیوب و نقصوں سے بکلی پاک ہے۔ اس مشین کا ایک ایک پرزہ گھڑ کر تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے مشین بیحد مضبوط ہوگئی ہے۔ لمبائی ۱۴ انچ اور قطر ۲ انچ ہے۔ نکل اعلےٰ قسم کا کرایا گیا ہے۔ یہ مشین اس قدر خوبصورت و دیدہ زیب ہے۔ کہ جس کمرہ میں رکھی ہو۔ وہ کمرہ اچھا معلوم ہونے لگتا ہے۔ مالکان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عام مشہوری کے لئے فی الحال منافع کا چنداں خیال نہ کیا جائے اور قیمت قلیل ترین مقرر کی جائے۔ علاوہ ازیں مشین بادام روغن کا بھی ایک بے نظیر نمونہ تیار کیا گیا ہے۔ قادیان میں برانچ کھلنے کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلسہ پر احباب یہ مشینیں خرید کر سکیں گے۔ جملہ خط و کتابت مالکان سے بٹالہ کے پتہ پر کی جائے۔

نیاز مند:- مینیجر برانچ قادیان

بار بار تجربہ کے بعد لوگ کیا تحریر فرماتے ہیں؟

"آپ کی "عرق طحال" دو دفعہ منگائی خدا کے فضل سے بڑی فائدہ مند ثابت ہوئی براہ عنایت دو شیشی اور روانہ کریں"۔
(امیر حسین۔ خوش محمد صاحبان) از شوہرہ اودھ

"آپ کی "دوائی تلی" ہمیشہ فائدہ دیتی رہی ہے۔ اور میں جس جگہ ہوتا رہا ہوں۔ منگاتا رہا ہوں۔ دو عدد شیشی اور روانہ کریں"۔
(منشی محمد الدین صاحب) از لاڑکانہ

"جو دو شیشیاں "عرق طحال" کی منگائی تھیں۔ مجھ کو بہت فائدہ کیا۔ دو شیشیاں اور روانہ کر دیں"۔
(سید ابن حسن صاحب) از بجنور

"میں نے آپ کی دوائی "عرق تاپ تلی" کئی اشخاص پر آزمائی اللہ کے فضل سے سب کو صحت ہوگئی۔ واقعی آپ کی دوائی اکسیر ہے"۔
(جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج۔ چونیاں)

غیر یقینی دوائیوں کے بجائے آزمائی ہوئی مجرب دوائی سے فائدہ اٹھائیں۔
قیمت فی شیشی (عہ) تین شیشی (ہ عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار ہے
ملنے کا پتہ:- حافظ غلام رسول میڈیکل ہال نمبر ۱ وزیر آباد پنجاب

اکسیر البدن آپکو کیا فائدہ دیگی؟

(۱) موسمی عوارض بخار۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کرے گی۔ (۲) پٹھوں کو مضبوط بنائیگی۔ (۳) دل و دماغ کو تقویت دیگی (۴) گندے خون کو صاف اور عمدہ خون پیدا کریگی۔ (۵) جسم کو چست بنائے گی۔ (۶) دل میں نئی امنگ (۷) اعضاء میں نئی ترنگ (۸) اور دماغ میں نئی جوانی پیدا کریگی۔ (۹) معدہ کو تقویت دیگی (۱۰) اگر جوان ہیں۔ تو آپ کی جوانی کی حفاظت کریگی (۱۱) اگر آپ کمزور ہیں۔ تو آپ کو زور آور بنائیگی (۱۲) اگر آپ زور آور ہیں۔ تو پھر آپ کو شہ زور کریگی (۱۳) اگر آپ بوڑھے ہیں۔ تو بڑھاپے کے عوارض سے آپ کو بچائیگی۔

غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکیں گے جس سے آپ کے بال بچے خوشی سے زندگی بسر کریں گے۔ اور عمدہ صحت پا کر آپ خدا کی عبادت بھی خوب بجا لائینگے۔ جس سے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہونگے۔ لہٰذا اگر آپ کو اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے۔ جس کے بغیر بلاشبہ انسان زندہ درگور ہے۔ تو پھر آپ کو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے

مینیجر نور اینڈ سنز نور ہاؤس قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

بحکم جناب تحصیلدار صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم فتح آباد ضلع حصار

(اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰۔ ضابطہ دیوانی۔)

چندو لال ولد کالو رام۔ رگھناتھ دہنوری لال پسران میا رام نابالغان بولایت ہتھیلی داس چچا حقیقی خود ہتھیلی داس ولد رام گوپال۔ رام سروپ نابالغ پسر تیجی ہرپھول سنگھ بولایت چندو لال برادر حقیقی خود مہاجنان موضع نوہ۔ تحصیل ہانسی مدعیان مالگذاران نکوٹھ تحصیل فتح آباد۔ بذریعہ کانشی رام مختار خاص **بنام**

عزیز و مجید و عبد الرحیم پسران احمد الدین۔ محمد الدین ولد نظام الدین۔ شرف الدین ولد نور محمد ساکنان موضع سوج الدین تحصیل سرسہ۔ امام الدین ولد نور محمد ساکن سوج الدین تحصیل سرسہ

بنام:- امام الدین ولد نور محمد ذات درزی ساکن سوج دین تحصیل سرسہ۔ حال نامعلوم

دعویٰ لگان ۹/۳ واقعہ نکوٹھ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں پایا جاتا ہے۔ کہ تم تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہو لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰۔ ضابطہ دیوانی تمکو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تم بتاریخ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جواب دہی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۲۷ء بہ دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم ۔ مہر عدالت)

23

نئے سال کے نئے نئے تحفے

حسب دستور سابق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک اور قومی سرمایہ سے قائم شدہ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل چند نہایت ہی عجیب و غریب علمی و روحانی تحفے بصرف زرکثیر تیار ہو رہے ہیں۔ جن کا حاصل کرنا اور ان سے مستفید ہونا ہر ایک کے لئے ضروری اور لازمی ہے +

لیکچر شملہ

یہ سیدنا حضرت فضل عمر کا وہ معرکۃ الآراء لیکچر ہے جو ایک کثیر مجمع کے سامنے شملہ کی بلند چوٹیوں پر دیا گیا جس میں مسلمانوں کی انفرادی اور قومی ذمہ داریوں پر نہایت ہی دلاویز پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور حالات حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے جہاں مسلمانوں کو ان کے حقیقی فرائض سے آگاہ کیا گیا ہے وہاں وہ راہیں بھی بتلائی ہیں۔ جن پر چل کر وہ ملک میں عزت و خوشحالی اور قوت و بزرگی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ جس خوبصورتی اور جامعیت کے ساتھ حضرت اقدس نے اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ جن لوگوں کو ملک اور قوم سے سچی الفت ہے۔ ان کو اس کا مطالعہ کرنا اشد ضروری ہے۔ زیر طبع ہے انشاء اللہ جلسہ تک شائع ہو جائیگا +

تواریخ مسجد فضل لندن

(مصنفہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن) یہ دلآویز تصنیف بھی اپنی قسم کی پہلی تصنیف ہے۔ اس میں قابل مصنف نے جہاں احمدیہ مشن لنڈن کا آغاز۔ اس کی تبلیغی سرگرمیاں بہترین نتائج اور اس کا غیر مسلم حلقے سے شاندار خراج تحسین حاصل کرنے کا مفصل ذکر کیا ہے۔ وہاں مسجد لنڈن فضل کی بھی مکمل تواریخ قلمبند فرمائی ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ کس طرح مرکز مثلیت میں ایک خدا کا نام بلند کرنے کیلئے مسجد کی تعمیر کا خیال پیدا ہوا۔ اور پھر کن حالات میں اس کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی۔ اور پھر کس طرح جوش و اخلاص سے امید سے بھی زیادہ رقم جمع ہو گئی۔ اور پھر کس طرح اس جمع شدہ رقم میں خدائے وحید نے برکت ڈالی اور ایکسچینج کی بدولت اصل سے بھی ڈیوڑھا روپیہ مل گیا۔ اور اس روپیہ کو کس طرح خرچ کیا گیا اور آخر میں ایک نہایت ہی بارونق اور موزوں مقام پر خدائے یکتا کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے ایک شاندار مسجد تعمیر ہو گئی۔ اسی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح کا بارہ حواریوں کے ساتھ لنڈن جانا۔ کانفرنس مذاہب میں مضمون سنانا۔ مضمون کی قبولیت۔ غیروں کا خراج تحسین۔ [illegible] اخبارات کا [illegible] رویہ اور حضرت اقدس کے ورود مسعود اور وہاں کی شاندار کامیابی کا بالتفصیل ذکر۔ پھر مسجد کے سنگ بنیاد پر شاندار اجتماع بڑے بڑے لوگوں کا ہجوم۔ لنڈن کے بڑے بڑے اخبارات کا ریویو۔ اور ساتھ ہی اس موقعہ کی تقاریر شائع کرنا۔ اس کے بعد مسجد لنڈن کے افتتاح کی تقریب کا بھی تفصیل وار ذکر کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک موقعہ کے فوٹو بھی ساتھ ہی [illegible] اور ان تمام بڑے بڑے انگریزی اخبارات کی آراء بھی جمع کی گئی ہیں۔ جو اس عظیم الشان اجتماع کے موقعہ پر شائع ہوئی تھیں۔

الغرض یہ تصنیف اپنے اندر بہت سی دلچسپیوں کو لئے ہوئے ہے جو صرف دیکھنے اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حجم [illegible] صفحے سے زائد ہے۔ بڑی تقطیع کے قریب نہایت ہی دلآویز اور بہترین ولایتی طرز کے فوٹو۔ کپڑے کی سنہری جلد اور اس پر مسجد کا سنہری نقشہ بلحاظ لکھائی چھپائی بھی دیدہ زیب بہترین اور پرکشش ہے۔ ابھی زیر طبع ہے اور اس کی تیاری پر پانی کی طرح روپیہ بہایا جا رہا ہے۔ اس وقت تک سینکڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ امید ہے۔ کہ یہ جلسہ تک تیار ہو کر احباب سے اپنی گوناگوں دلچسپیوں اور دلفریبیوں کی ضرور داد لیگی۔ قیمت کا اعلان جلسہ میں کیا جائیگا +

ہمارا خدا

یہ ضروری اور مفید تصنیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے افکار عالیہ کا نتیجہ ہے اس میں صاحب موصوف نے جہاں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر اسلامی نقطہ نگاہ سے پوری پوری روشنی ڈالی ہے وہاں ان تمام اوہام و وساوس کا بھی کماحقہ ازالہ فرمایا ہے جو نئی روشنی کے نوجوانوں کو مرعوب کئے ہوئے ہیں۔ مضمون جس قدر ادق اور مشکل ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ مگر حضرت مصنف کا کمال یہ ہے۔ کہ جس بات کو بھی لیا ہے۔ اسے ایسے سادہ اور عام فہم طرز پر ثابت کیا ہے۔ کہ معمولی استعداد کا آدمی بھی نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکے امید ہے۔ کہ دوست اس نہایت ہی ضروری اور مفید تصنیف کو حاصل کئے بغیر نہ رہیں گے۔ کیونکہ نئی زمانہ جس قدر اس مضمون کی ضرورت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ وہ سمجھ لیجئے ہر ایک خدا پرست کو نہ صرف خود اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس میں بیان کی گئی باتوں سے ان لوگوں کو بھی واقف کرنا چاہیئے۔ جو علم و عرفان کی کمی یا مغربی فلسفہ سے متاثر ہو کر اپنے خالق و مالک سے دور ہو رہے ہیں۔ حجم تقریباً دو سو صفحہ ہوگا۔ اور لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی بہترین قسم کا لگایا ہے۔ زیر طبع ہے چند روز تک مکمل ہو کر شائع ہو جائے گی +

سیرت المہدی حصہ دوم

یہ بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی تالیف ہے جنہوں نے اس لطیف اور ایمان پرور کتاب کا پہلا حصہ پڑھا ہے۔ وہ تو حصہ دوم کے لئے مدت سے بیقرار ہونگے ہی۔ مگر جنہوں نے ابھی تک اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ انہیں ہم بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر آپ اپنے مطاع و محبوب کے حالات زندگی اور اپنے صحابہ کے عرفان پرور واقعات سے واقف ہونے کے خواہشمند ہیں۔ تو اس کا ضروری مطالعہ کریں کیونکہ اس میں نہایت ہی محنت، کوشش اور کاوش کے بعد خود چشم دید گواہوں کی عینی شہادتیں اور بیانات انہی کے لفظوں میں جمع [illegible] عرفان و ایقان [illegible] حصہ دوم [illegible] روایات پر وارد شدہ اعتراضوں کا بھی جواب دیا گیا ہے پہلی جلد کی چند محتاج تشریح روایات کو دوسرے [illegible] کے بیانات سے [illegible]

[illegible] واضح بھی کیا گیا ہے۔ اس کا حجم بھی تقریباً پونے دو سو صفحہ کا ہوگا تقطیع بڑی۔ کاغذ ولایتی۔ لکھائی اور چھپائی بہترین مجلد اور غیر مجلد دونوں مل سکیں گے

سلسلہ احمدیہ کی اسلامی خدمات

یہ وہ ضروری اور نہایت ہی ضروری تصنیف ہے جو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی تصنیف کی گئی ہے۔ اس میں ان تمام کاموں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو خدمات اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ خود سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالفوں کی تحریروں اور شہادتوں سے بھی اس امر کا ثبوت دیا گیا ہے کہ اسلام کی حقیقی خدمت کرنیوالی اگر کوئی جماعت ہے۔ تو وہ احمدیہ جماعت ہے یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ جسے احمدی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم کریں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ جن لوگوں کو نادانی کے باعث کافر اور دشمن اسلام بتایا جاتا ہے۔ صحیح معنوں میں وہی مومن اور خادم اسلام ہیں۔ اور آج انہی کی مبارک اور جان فروشانہ کوششوں کی بدولت اسلام کی عظمت قائم ہو رہی ہے انہیں سلسلہ کی جن کاموں اور کوششوں کا ذکر ہے۔ ان کا اس جگہ دہرانا بہت ہی تفصیل کو چاہتا ہے۔ جو مشکل ہے۔ اس لئے یہاں صرف یہی کہنا کافی ہوگا۔ کہ اس طرز کی کوئی ایک کتاب بھی آجتک شائع نہیں ہوئی احباب اسے پڑھینگے۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ تبلیغی کاموں میں کسقدر مفید اور مؤثر ہو سکتی ہے۔ اس کی طباعت شروع ہے جلسہ پر شائع ہوگی +

مرزا حسین علی المعروف بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت پر ایک نظر

یہ مکرمی مولوی فضل الدین صاحب وکیل کی تصنیف ہے۔ جنہوں نے مولوی صاحب موصوف کے وہ مضمون پڑھے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً بہائی مذہب کی تردید میں اخبارات میں شائع ہوئے۔ یا ان کی لاجواب تصنیف بہائی مذہب کی حقیقت پڑھی ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ انہیں اس جدید مذہب کے عقائد اور کتابوں سے کس قدر گہری واقفیت ہے۔ اس لئے ان کی جدید تصنیف کی تعریف کرنا تحصیل حاصل سمجھ کر صرف اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ اس میں بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت پر نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اور ہر ایک بات کا ثبوت خود انہی کی مسلمہ کتابوں سے دیتے ہوئے واضح کیا گیا ہے۔ کہ بہاء اللہ کا دعوےٰ مسیحیت کیا حقیقت رکھتا ہے +

علم دوست اور مذہبی مباحثات سے دلچسپی رکھنے والے احباب کیلئے اس میں کافی سے زیادہ مواد بہم پہونچایا گیا ہے۔ اس وقت زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ جلسہ پر یہ بھی چھپ جائے گی +

تردید اصول وید

اس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جن ویدوں کو الہامی بتایا جاتا ہے۔ وہ رشیوں کی تصنیف ہیں۔ نہ کہ الہامی۔ حجم ۱۶۰ صفحہ قیمت ۶ مر +

ملنے کا پتہ — مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۵- دسمبر- روزانہ اخبار زلزلہ کے ایڈیٹر اور رپورٹر کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳- وارنٹ جاری ہوئے- رپورٹر عبد الحمید تو گرفتار ہو کر ضمانت پر رہا ہو گیا- مگر ابھی تک ایڈیٹر لاپتہ ہے ✣

حیدر آباد- ۴ دسمبر- ایک نوجوان ہندو عورت اس کی ماں اور ایک بے بالک لڑکا اپنے مکان میں مرے ہوئے پائے گئے ہیں- معلوم ہوتا ہے- کہ ان کا گلا گھونٹ کر ہلاک کیا گیا ہے- ایک آہن فروش کی دوکان میں ایک مسلمان لڑکا بھی مقتول پایا گیا- خیال ہے- کہ ان وارداتوں کو آپس میں کچھ تعلق ہے ✣

بمبئی ۵ دسمبر- بوقت ۱۰ بجے رات بمبئی پراونشل نان براہمن پارٹی کے معززین نے ایک ہفتہ واری جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے- تاکہ شاہی کمیشن کے متعلق پر زور پروپیگنڈا کیا جائے ✣

بمبئی ۵- دسمبر- سورت سے خبر آئی ہے- کہ وہاں کے کاشتکاروں نے فیصلہ کیا ہے- کہ وہ زمین کے بڑھے ہوئے لگان کا ٹیکس ادا نہیں کریں گے ✣

گورنر صاحب نے مسٹر سی ایم کنگ کا پنجاب کونسل کی ممبری سے استعفٰے منظور کر لیا- اور آپ کی جگہ مسٹر سٹوارٹ کو نامزد کیا ہے ✣

بمبئی ۵ دسمبر- ہندوستان کے جو فوجی نوجوان ہندوستان کی طرف سے جنگی میموریل کے افتتاح کی رسم میں شریک ہونے کے لئے لنڈن گئے تھے- وہ سب واپس آ گئے ہیں ✣

جودھپور ۲۹- نومبر- یونائیٹڈ فری چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن کی طرف سے سوم ردلی میموریل چرچ جودھپور میں بنوایا تھا- مہاراجہ صاحب نے گرجا گھر کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھی- تین سال پہلے مہاراجہ صاحب نے گرجا گھر بننے کے لئے اراضی دی تھی- اس پر اب سترھویں صدی کی عمارتوں کے ڈھنگ کا گرجا گھر تیار کیا گیا ہے- گرجا گھر کے بننے پر پینتیس ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے-

لاہور ۶- دسمبر- آج مسٹر جسٹس ایڈیسن اور مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم ہائی کورٹ کی عدالت نے بھکتو پانڈی کے گذشتہ فسادات میں قتل کے مقدمہ کا حکم سنا دیا- فاضل ججوں نے دو مسلمان ملزمان محمد حسین اور فقیر محمد کو جنہیں سیشن عدالت نے پھانسی کی سزا دی تھی- بری کر دیا ✣

بمبئی ۵- دسمبر- شاہ افغانستان کے ۱۴ دسمبر کو بمبئی میں نزول فرمانے پر باب الہند پر شاہانہ استقبال کیا جائیگا- جس میں حکومت کے تمام سول اور فوجی اعلیٰ عہدہ دار اور مقامی عمائدین موجود ہونگے ✣

کراچی ۵- دسمبر- نومبر کے مہینے میں کراچی بندرگاہ سے مال تجارت کی جو درآمد برآمد ہوئی ہے- اس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے- کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں درآمد میں پچاس لاکھ روپے کی کمی اور برآمد میں ۶۰ لاکھ کا اضافہ ہوا

مدراس ۵- دسمبر- یہ طے کیا گیا ہے- کہ ہندوستانی ریاستوں کی رعایا کی کونفرنس ۲۶- اور ۲۷- دسمبر کی صبح کے وقت مدراس میں منعقد کی جائے ✣

دہلی ۵- دسمبر- دہلی کی ایک فرم نے ایک گھونسہ تیار کیا تھا- جس کو انگلیوں میں پہن کر دشمن پر وار کیا جاتا تھا- سرکار نے اس کو ضبط کر لیا ہے ✣

پٹیالہ ۷- دسمبر- ہفتہ نمائش کے دوران میں ۲۹- جنوری بروز یکشنبہ بمقام پٹیالہ- پولینڈ کے مشہور پہلوان زلبسکو اور گاماں کا دنگل ہوگا ✣

دہلی ۶- دسمبر ۱۴- نومبر کے بلوے کے سلسلے میں کل دو مسلمان اور گرفتار کئے گئے ہیں- اس سے پیشتر ۱۲۹ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں- اب گرفتار شدگان کی تعداد ۱۳۱- تک پہونچ چکی ہے-

دہلی ۶- دسمبر- مراری اینڈ کمپنی کے آرٹ پریس میں ایک ٹریکٹ موسومہ "حسن بن صباح" چھپا تھا- جس کے مصنف پنڈت دیویندر ناتھ شاستری تھے- اس پریس کی کل تلاشی لی گئی- پولیس تقریباً ۴۰۰ سو ٹریکٹ اٹھا کر لے گئی اس ٹریکٹ کو گورنمنٹ نے ضبط قرار دیا ✣

لالہ لاجپت رائے نے ۱۹۱۶ء میں ایک کتاب بنام ینگ انڈیا لکھی تھی- لیکن یہ کتاب ضبط کر لی گئی تھی- اب اس کتاب پر سے بندش ہٹا دی گئی ہے- اور اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دیدی گئی ہے ✣

الہ آباد ۷ دسمبر- بابو رام چرن ممبر لیجسلیٹو کونسل جو صوبجات متحدہ کی کونسل میں پس افتادہ جاتی کی نمائندگی کرتے ہیں- ۲۱- دسمبر کو یو- پی کونسل میں ذیل کا ریزولیوشن پیش کریں گے ✣

یہ کونسل گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے- کہ وہ آنے والے شاہی کمیشن پر یہ واضح کر دیں- کہ لوکل باڈیوں- لوکل اور مرکزی لیجسلیچروں میں جداگانہ نیابت ہی جملہ صوبجات کی پس افتادہ جاتیوں کی حالت کو بہتر بنا سکتی ہے ✣

ممالک غیر کی خبریں

برلن ۳- دسمبر- جرمنی کی ایک عدالت نے پہلی مرتبہ خون کے امتحان کے ثبوت پر ولدیت کے مقدمہ میں فیصلہ صادر کیا- ورٹمبرگ کے سرکاری ڈاکٹر کے معائنہ کے لئے ایک مرد- ایک عورت اور ایک بچہ بھجوایا گیا- ڈاکٹر نے رپورٹ کی- کہ مرد اور عورت اے (A) قسم کا خون رکھتے ہیں- لیکن لڑکے کے بدن میں اے اور بی دو قسم کا خون ہے- چونکہ بی قسم کا خون نہ عورت کے جسم میں پایا جاتا ہے اور نہ مرد کے- اس لئے ضروری ہے- کہ اس قسم کا خون کسی اور مرد کے ذریعہ لڑکے کے وجود میں پیدا ہوا ہو- عدالت نے مرد کو بری کر دیا- اور عورت کو زناکاری کے جرم میں چھ ماہ قید کی سزا دی-

لنڈن ۳- دسمبر- معلوم ہوا ہے- کہ عنقریب ہی لنڈن اور بمبئی کے درمیان براہ راست سلسلہ ٹیلیفون قائم ہو جائے گا ✣

جنیوا- ۴ دسمبر- موسیو لٹوانف نے اعلان کیا ہے کہ حکومت روس نے کل اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی رو سے جنگ میں زہریلے گیس کے استعمال کی مذمت کی گئی ہے-

لنڈن ۵- دسمبر- امیر فیصل آج صبح بغداد جانے کے لئے وکٹوریہ سٹیشن سے روانہ ہو گئے- ان کو سرکردہ اشخاص نے الوداع کیا- معلوم ہوا ہے- کہ سر ہنری ڈابس سہ شنبہ کو براہ حلب بغداد روانہ ہو جائیں گے ✣

لنڈن ۴- دسمبر- سنڈے ٹائمز کو معلوم ہوا ہے- کہ لارڈ برکن ہیڈ اور سر جان سائمن کے روبرو تجویز پیش ہوئی ہے کہ اصلاحی امور میں ارکان کمیشن کو مشورہ دینے کے لئے ایک دو عورتیں بھی کمیشن کے ہمراہ بھجوانی چاہئیں- ظاہر کیا گیا ہے- کہ ہندوستان کی عورتوں کو بھی تعلیم اور حفظان صحت کے معاملات سے گہری دلچسپی ہے- لیکن وہ کمیشن کے سامنے خصوصاً پردہ کی وجہ سے شہادت دینے کے لئے نہیں آ سکتیں ✣

بیت المقدس ۵- دسمبر- عمان کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے- کہ شرق اردن اور بیت المقدس کے حکام کی باہمی گفت و شنید کے بعد فرانس نے ام الجمال خالی کر دیا-

لنڈن ۴- دسمبر- مس میگن لائڈ جارج آئندہ انتخابات عامہ میں حلقہ ویلز کے ایک حلقہ انتخاب میں امیدوار کھڑی ہونگی ✣

... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا ✣